انتقاد

"تاویل الاحادیث" (عربی) تالیف حجۃ الاسلام الشاہ ولی اللہ، تحقیق و تقدمہ الاستاذ غلام مصطفےٰ قاسمی، ادارۃ النشر شاہ ولی اللہ اکیڈمی، صدر حیدرآباد مغربی پاکستان، قیمت تین روپے۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس مختصر سی کتاب میں وہ انبیاء جن کا ذکر قرآن مجید میں کیا گیا ہے۔ اُن کے قصوں کی حکیمانہ توجیہ کی ہے۔ نیز نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم اور اُن کے کمالات کے اصول بیان فرماتے ہیں۔ اور بتایا ہے کہ آپ کے علوم کا بنیادی اصول یہ ہے کہ آپ کے نفس قدسی میں یہ استعداد تھی کہ اس پر گزرے ہوئے اور آنے والے حوادث کا انکشاف ہو جاتا تھا۔ حضرت مصنف نے اس کتاب میں "شق القمر" کے معجزے پر بھی بحث کی ہے۔ شاہ صاحب نے "لبعض مَن لہ معرفۃ بعلم الاثر والحکمۃ الطبیعۃ" یعنی علم اثر اور حکمتِ طبیعہ کی معرفت رکھنے والے کے حوالے سے لکھا ہے "لیس یجب اَن یکون انشقاقہ البتۃ انشقاقاً لعین القمر بل یمکن ان یکون ذلک بمنزلۃ الدخان والفضاء الکوکب والخسوف الکسوف لما یظھر فی الجولا عین الناس ...." شاہ صاحب کی اس عبارت سے مشہور ترک عالم اور مصنف علامہ کوثری مرحوم نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ شاہ صاحب شق القمر کے معجزے کے قائل نہ تھے، علامہ کوثری لکھتے ہیں:-

"ومن اغرابات (الشاہ ولی اللہ) عدہ انشقاق القمر عبارۃ من توائید ھکذا للانظار، ولیس سحرا لاعین من شان رسل اللہ صلوات اللہ وسلامہ علیھم اجمعین"

(ترجمہ) شاہ صاحب کے غرائب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اُن کے نزدیک شق القمر اس امر سے عبارت ہے کہ وہ نظروں کو یوں دکھایا گیا تھا۔ اور یہ کہ آنکھوں کو مسحور کرنا اللہ کے رسولوں کے شایانِ شان نہیں ہوتا۔

زیرِ نظر کتاب "تاویل الاحادیث" کا "مقدمہ" یوں شروع ہوتا ہے:- (ترجمہ)

"تمہیں یہ معلوم رہے کہ اللہ تعالےٰ جب انسان کی زبان سے انسان پر علم نازل کرتا ہے، تو علم کا یہ نزول اس کے مرتبہ ذات سے انسانوں کی طرف تدلی اور تجلی کی صورت میں ہوتا ہے، اور

یہ نزول مجاز اور کنایت طریقے پر نہیں ہوتا جوکہ عام علوم کا طریقہ ہے۔ بلکہ نزول علم کا یہ طریقہ "تجویہ طبیعت" کا ہوتا ہے جیسا کہ جب انسان کے حواس پر ایسی حالت کے علم کا جو اُسے عنقریب پیش آنے والی ہو، فیضان ہوتا ہے، تو اس کو افعال ارادی وغیر ارادی اور اجسام وحیوانات میں سے، جو کسی نہ کسی لحاظ سے اُس فیضان ہونے والی اجمالی حالت سے مشابہ ہوتے ہیں، خواب دکھائی دیتا ہے "

ایک اور جگہ شاہ صاحب لکھتے ہیں :-

"اللہ تعالےٰ اپنے ارادۂ تدبیر کے سلسلے میں جو الہام کرتا ہے تو وہ اُن کے لئے وہ چیز چنتا ہے اُس وقت سب سے قریب ہوتی ہے "

اس کی مزید تشریح شاہ صاحب یوں کرتے ہیں :-

"نفوس کی استعداد کے اعتبار سے حق کی زبانیں مختلف ہوتی ہیں، پس کبھی تو نفس خاص زبان سے سنتا ہے اور کبھی عام زبان سے، اور کبھی جب کہ رحموت ایک حالت کا ارادہ کرتا ہے اور کبھی جب کہ وہ دوسری حالت کا ارادہ کرتا ہے تو سننے والے کا نفس کبھی ایک حالت میں رنگا جاتا ہے اور کبھی دوسری حالت کے رنگ میں، پس سننے والا ہر ایک حالت میں وہی سنتا ہے جو اس حالت کے مناسب ہوتا ہے۔

کتاب "تاویل الاحادیث" ایک عرصے سے ناپید تھی۔ مولانا قاسمی نے بڑی محنت اور ژرف نگاہی سے ایک مخطوطہ اور دوسرے مطبوعہ نسخے کی مدد سے زیر نظر نسخہ تیار کیا ہے۔ شروع میں اُن کا ۲۵ صفحات کا عالمانہ مقدمہ ہے اور ہر صفحے پر کتاب کے مشکل مقامات کی وضاحت کی گئی ہے۔

شاہ ولی اللہ اکیڈمی نے یہ پُر حکمت کتاب شائع کر کے بڑی خدمت کی ہے۔

(م - س)

لہ کسی حادثے۔ واقعہ، منتظمہ یا کلامی کنائے کا اجمالی معنوی ستر کے ذریعہ نقل کرنا ان علاقوں کے ساتھ جن کا کہ طبیعت خواب میں خیال رکھتی ہے۔ جب کہ اُسے کوئی اجمالی علم حاصل ہوتا ہے اور وہ اُسے ایک صورت دے دیتی ہے۔